نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ/ — قیمت سالیانہ معہ محصول ۓ

نمبر ۴۹ جلد ۴ — لودیانہ ۴ جولائی ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

بشر کے قالب خاکی کو کچھ قرار نہیں
یہ قصر ہو کے کی ٹٹی ہی پایدار نہیں

دم آیا آیا۔ نہ آیا۔ رہا رہا۔ نہ رہا۔
یہ بات کا ہی ہوا۔ کچھ اعتبار نہیں

یکے بمیرد۔ و دیگرے ہمی آید۔
سرا ہی ہر مسافر۔ یہہ روزگار نہیں

جو آیا جانب ہستی سے ہے فنا ہی۔ فنا
بقا کسیکو بجز ذات کردگار نہیں۔

خزاں کے جھونکوں سے پژمردگی ہے گل کو مدام
یہ وہ چمن ہے کہ جسمیں کبھی بہار نہیں

ہے صحت اسکا اثر اور شفا ہی خاصیت
دعا سے بڑھ کے دوائے دل فگار نہیں

دلا حیات دو روزہ میں کر لے نیک عمل
قیام زندگی۔ و عمر مستعار نہیں۔

وہ شہسوار زمانہ میں کون ہی ایسا
کہ جسکے سر پہ سمند اجل سوار نہیں۔

خدا کی یاد میں غفلت نکر برائے خدا
جو فرحت اس سے ہی بر غافل تو ہوشیار نہیں

نور افشاں

—— اگرہ اخبار میں لکھا ہے کہ سوائے بغاوت ہرزیگونیا کے حاکم سرویہ و مانٹینگرو بھی علم بغاوت بلند کرنا چاہتے ہیں ہرزیگونیا کی بغاوت تو شاہ متوفی کی بے اعتدالی اور بے پروائی کے سبب سے تھی اور وہ سبب یہہ تھے کہ بادشاہ ایسا عیش طلب ہو گیا تھا کہ تمام ملک کی آمدنی عورتوں کے لباس و زیور میں صرف کر ڈالتا تھا اسی سبب سے وزرائے سلطنت بددل اور فوج ہراسان و پریشان تھی نہ ملک میں انصاف ہوتا تھا نہ فوج کو وظیفہ ملتا تھا آخر کو قوم نے منصوبہ کر کے ایسے بیکار بادشاہ کو معزول کر دیا اور جو روپیہ اور سامان اُسنے اپنی ذات کی آسایش کیواسطے جمع کر رکھا تھا وہ ملک کی بہبودی اور فوج کی تنخواہ میں صرف کیا گیا +

پس یہ جاننا چاہئے کہ ہرزیگونیا کی بغاوت کا اب کوئی سبب

باقی نہیں رہا اب امن ہو جاویگا۔ مگر صاحب [illegible] طور تحریر کرتے ہیں کہ جو معاملات ٹرکی کے ہیں وہ نہایت ہی نازک ہیں اور جدید سلطان ہونے کی وجہ سے بھی ہمکو کوئی بات امن کی معلوم نہیں ہوتی ہے کیونکہ جو وزرائے ٹرکی کے مارے گئے ہیں وہ بادی النظر میں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک فوجی افسر کی یہہ حرکت ہوئی مگر ہمارے نزدیک پولیٹکل معاملات وہاں کے نہایت پیچیدہ ہوگئے اور لوگوں کی طبیعتوں میں برہمی ہے بعد قتل ان وزیروں کے جدید وزیر مقرر کئے گئے اور قاتل کو پھانسی دی گئی غرض جو کچھ ہو وہ ہو مگر ابھی تک کوئی امن کی صورت ٹرکی میں معلوم نہیں ہوتی ہے۔ وزرائے ٹرکی نہیں چاہتے ہیں کہ جلسہ عام مقرر ہو اور یہہ ہی باعث ناراضگی رعایا کا ہو چلا ہے +

ایدھر سرویہ والوں نے ایک اشتہار دیدیا ہے کہ جبتک ہم سلطان جدید سے بخوبی جنگ وجدال نہ کرینگے تو آرام سے نہیں بیٹھینگے

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب گزٹ اخبار کا وہ قول کہ روم میں امن ہوگیا ہے بالکل غلط ہے ہم کہتے ہیں کہ جبتک وہاں تاریکی دور نہ ہوگی اور مسیح کے جلال کی بادشاہت نہ پھیلیگی وہاں امن کی صورت ہی نظر نہ آویگی کیونکہ تاریکی میں کچھ نظر نہیں آیا کرتا البتہ روشنی میں سب کچھ دکھتا ہے +

—— ٹائمز آف انڈیا مطبوعہ ۲ جولائی میں وہ ظلم جو رومی سرویہ والوں کے ساتھہ کیا کرتے تھے لکھا ہے جسکو پڑھکر کلیجہ منہ کو آتا ہے لکھا ہے کہ اگلے دنوں میں رومی لوگ سرویہ والوں کو پکڑکر گرم سیخوں میں پروتے تھے اور انکو طرح طرح کے ظلموں سے مارتے تھے اور اُنکے ننھے ننھے بچوں کو پکڑکر اُن کے والدین کے سامنے کھولتے پانی میں ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو اس لڑکے کو ہم اصطباغ دیتے ہیں وے بچے تڑپ تڑپ کر یوں ہی مرجاتے تھے۔ اور ادنا سا مسلمان سرویہ والوں کی عورت کو زبردستی سے پکڑکر لیجاتا تھا اور انکی پردہ داری کا ترک لوگ بالکل خیال نہیں کرتے تھے۔ ۱۲ و ۱۴ برس کے لڑکوں کو پکڑ جبراً مسلمان کرتے تھے اور پھر اُنکو فوج میں بھرتی کر کے جلاوطن کر دیا کرتے تھے غرض کہ اسیطرح کے بیشمار ظلم سرویہ والے سہتے تھے آخر وے اُن ظلم کی برداشت نہ کرسکے۔ سچ ہے ظلم کا کھیت ہرگز پھولتا پھلتا نہیں ہے سبز ہوتا باغ دیکھا ہے کہیں شمشیر کا —
اور بعد ایک مدت کی لڑائی کے [illegible] میں وے لوگ خود مختار ہوگئے مگر اب اُن ظلموں کو یاد کر کے بغاوت اختیار کی اگر یہہ لڑائی جلدی اختتام کو نہ پہونچی تو ضرور ایک بڑی بھاری خونریزی ہوگی +

بشرط مناسب کیوقت مفصل کیفیت درج اخبار کیجاویگی +

—— فرینڈ آف انڈیا مورخہ ۱۰ جولائی [illegible] میں لکھا ہے کہ جو کہ چالیس ہزار آدمی مصر کی فوج کے مساوی سے بھاگ کر لڑنے کے واسطے گئے تھے انکا برا حال ہے نہ بدن پر کپڑا ہے اور نہ اکثروں کے پاس ہتھیار ہیں صرف پندرہ ہزار آدمی قابل لڑائی کے رہگئے اب انپر بھی یوحنا بادشاہ حملہ کرنے کو مستعد و طیار ہے دوم یہہ کہ خدیو مصر کے پاس اب اسقدر روپیہ نہیں ہے کہ جو اس لڑائی کا سامھنا کر سکے علاوہ اسکے ترکوں نے دو ہزار آدمی خدیو مصر سے طلب کئے تھے اور لکھا تھا کہ کچھ روپیہ بھی دو خدیو نے دونو باتوں سے عذر کیا اور کہا کہ میرے پاس نہ سپاہ ہے اور نہ روپیہ درجواب اسکے ترکوں نے خدیو کو قسطنطنیہ میں طلب کیا تھا اُس نے کہا کہ میں بیمار ہوں اب مجبوراً ۴ ہزار آدمی روانہ کئے ہیں +

—— ہم نے سنا ہے کہ مہارانی راج روپ تواڑ گرای نے نہایت فیاضی سے ۳۲۰۰۰ روپیہ گرای سکول کی امداد کیواسطے دیا ہے اور یہہ تجویز کی ہے کہ اس مدرسہ میں داخلہ کے امتحان کے واسطے لڑکے تیار کرنے چاہئیں اور علاوہ برین تین ہزار روپیہ مدرسہ کی عمارت کیواسطے مرحمت فرمایا ہے +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

ہندوستان میں اگر انگریزوں نے کیا کیا

بختیار نے اس ارادہ سے کہ وزیر علی کے دلکو جو کمال قلق میں تھا کسی اور بات کیطرف متوجہ کرے اور نیز اپنے آپ کو اس مفت کی فکر و تردد سے رہائی بخشے پاس بیٹھکر یہہ کہنا شروع کیا کہ انگریزوں کو اس ملک میں حکومت کرتے سو برس کے قریب ہوگیا ہے مگر غور سے دیکھو تو انکی اصلی عملداری کی مدت ساٹھہ ستر برس سے زیادہ نہیں سمجھی جاسکتی وجہ یہہ کہ اس عرصہ کے پہلے یہہ سلطنت ایک مذبذب حالت میں رہی اور اس ملک میں اپنی زیست کی اُمید چنداں توقع نہ تھی آخر لارڈ کلایو صاحب بہادر نے اُس زرخیز خطہ کو جو بنام احاطہ بنگالہ نامزد ہے فتح کیا لارڈ ہیسٹنگز بہادر نے اسکے انتظام کی صورت قایم کی اور لارڈ کارنوالس نے استمراری بندوبست کے رو سے زمینداروں کے اُس گروہ کے جو اندنوں صرف معاملہ وصول کر کے سرکار میں داخل کرنے پر متعین تھا ذاتی حقوق قایم کئے تب سے وہی لوگ بنگالہ کے رئیس اعظم سمجھے جاتے ہیں اور اسی صاحب نے ایک نوع کا قانون اختراع اور اجرا کر کے ہندوستانیوں کو اُس منفعت سے آگاہ کرنا شروع کیا جو انگلستان کی رعایا فی زمانا اُٹھا رہی ہے اُسوقت تک وہ چیز جسکا نام امن یا چین ہے ہندوستان میں بالکل کالعدم تھی اُسکی صورت بھولی سی بھی نظر نہیں آئی تھی اور یہی خاص وجہ تھی جسنے انگریزوں کو اسلحہ جنگ کے پکڑنے اور اُن کے استعمال کرنے پر مجبور کر رکھا تھا ہر چند وہ کوشش کرتے رہے کہ ہتھیاروں کے استعمال کی صورت کو کسی اور طرح ٹال کر صلح سے کام نکالیں مگر ملک کی حالت کچھ ایسی ہی تھی [illegible]

کچھ بغیر کام نکلنا دشوار تھا لہذا اُن کو ہاتھ سے ہتھیار چھوڑنیکا اُسوقت تک کچھ موقعہ نہ ملا جب تک کہ صفائی کرتے کرتے افغانستان کی حدود تک نہ پہونچے۔ آپ تو علم تواریخ سے آگاہ ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ جب سے یہہ لوگ اِس ملک میں آئے کبھی آرام سے بیٹھنے نہیں پائے پہلے مدراس میں لڑتے رہے پھر بنگال میں پھر اودہ میں روہیلوں کے ساتھ پھر مرہٹوں سے پھر جاٹوں اور پھر پنڈاریوں سے جو جبلپور وغیرہ کی حدود میں رہتے تھے بعدہٗ برہمی اور پھر افغانوں اور سکھوں سے اور چھوٹی چھوٹی لڑائیاں اور ہنگامے جو جابجا ہوتے رہے ہیں اُنکا کچھ حساب ہی نہیں۔ اِن لڑائیوں بھڑائیوں نے ملک کو ایک سخت تباہی میں ڈال رکھا تھا اور امن کی ایسی بیخ کنی کردی تھی کہ ڈھونڈھنے سے بھی اُسکا نشان نہیں ملتا تھا۔ لارڈ کارنواس منٹو ہیسٹنگ اکلنڈ ہارڈنگ غرض ڈلہوزی تک نے ہر چند ایڑیاں رگڑیں کہ اِس ملک میں لڑائی بالطلق نہ ہونی پاوے اور خواہ ولایت سے وہ لوگ بھی ہیں ارادے ٹھاکر آتے رہے کہ جہانتک ہوگا ملک کی بہتری اور رعیت کی حفاظت مد نظر رہیگی مگر تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ مقدر میں تو یہہ بدا تھا کہ جس چیز سے انکو نفرت تھی وہی اُنکے پیش آوے اور جو کام وہ کرنا نہیں چاہتے تھے وہی اُنکے ہاتھوں سے سرزد ہو لہذا اُنکو خواستہ نخواستہ لڑائیں کرنی پڑیں اور بنی آدم کے خون میں تا درہ خیبر ہاتھ رنگنے بغیر نہ رہ سکے۔ اگرچہ مابعد بھی سکھ لوگ اور نیز پشاوری وحوش اپنی بہبودی سے ناواقف ہونیکے باعث کچھ نہ کچھ بغاوت دکھاتے ہی رہے تاہم ایکطرح کی اُمید بندھ گئی تھی کہ اِس فرصت کی بدولت انگریز لوگ اب ملکی انتظام کیطرف متوجہ ہونگے اور ہندوستان کی بہبودی اور رعیت کی افزودی میں ہمہ تن کوشش کرینگے علم اور تہذیب اور تجارت اور حرفت کو جو دولت اور اِس کے وسائل ہیں ملک میں رواج دینگے اور یہاں کے غلامانہ طبیعت مرد اور عورت کو وہی آزادی اور ذاتی خود مختاری بخشینگے جو اُن کے اپنے اقوام میں موجود سنی جاتی ہے مگر افسوس ہمارے لوگ آپ ہی اپنی بہبودی کے مخالف ہیں اور امن وچین کے دشمن اپنے پاؤں پر آپ ہی کلہاڑی مارتے ہیں اور اپنے سچے رہنما کو عداوت کی نظر سے دیکھتے ہیں انگریز ہر صورت سے انکی خیرخواہی میں ہیں مگر وہ انکو خیر رسانی کی فرصت نہ دیکھ خود اپنی غارتگری کے خواہاں ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ انگریزوں کے اقبال کی ترقی جو سمندر کی موج کیطرح کابل کے دروازہ تک پہونچ گئی ہے اب ضرور عمل معکوس دکھلاویگی اور ہر کمالے را زوالے کی بہرحال تصدیق کریگی مگر یہہ خیال محض غلط ہے اور سودا انکا بالکل خام۔ یہہ لوگ جو جتیں حصیل اور سمندر تیر کر یہاں آئے ہیں بھلا کیونکر آسانی سے لوٹ جاینگے اور ان سپاہیوں کے بگاڑ سے جو پہاڑ کے مقابل چنے کی کیفیت رکھتے ہیں کہاں بگڑینگے۔ ہندوستان میں ابھی بہت کام باقی ہیں جو بظاہر خدا تعالیٰ نے انہیں کے ہاتھ پر منحصر رکھے ہوئے ہیں سو جبتک وہ سرانجام نہیں پاتے یہہ لوگ یہاں سے رخصت نہیں ہوتے۔ وزیر علی نے کہا تمہارے زعم میں انگریزی سلطنت اُس کمالیت کو پہونچ گئی ہے کہ اگر ہندوستان میں چندے اور رہے تو یہہ ملک اپنی ساری خوبیاں ایک ہی دفعہ پھر پاوے تجمل دار نے جواب دیا کہ انگلستان کے موجودہ لوگ انتظام ملکی و نیز خانگی میں اپنے باپ دادا کی غلطیوں کو دیکھ دیکھ بہت ہنستے ہیں جن باتوں کو فی زمانا معیوب دیکھتے ہیں انکو ترک کرکے انکی جگہہ اچھی باتوں کو رواج دیتے ہیں اور نئی نئی مفید باتوں کے ایجاد میں شب و روز لگے رہتے ہیں اسکو ترقی کہتے ہیں اور اسپر فخر کرتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ اُن کے ہمسایہ اور بعض اقوام انکی برائی کرتے اور ہمیشہ انکو دلیر کہکر پکارتے ہیں کیونکہ وہ خراب رسموں کے مٹانے اور اچھی باتوں کے رواج دینے میں بزدل ہو کر کبھی باز نہیں رہتے۔ دور نجاؤ ہندوستان میں ہی دیکھو لو کہ اس ساٹھ ستر برس کے عرصہ میں جو ابھی انکے لئے پورا فراغت کا زمانہ نہ تھا جو کچھ اُنہوں نے کیا احسان ہی احسان ہے اگر رہا تو کہ امید وہ لوگ ہمارے لئے اور بہت سی ترقیاں کرینگے بشرطیکہ ہمارے لوگ انکو فرصت دیں افسوس ہے کہ انگریزوں کو اس ملک میں اپنی مرضی کے مطابق انتظام کرنا نہیں ملتا۔ باقی آئندہ +

علامات جعلی اناجیل و دیگر مکاشفات

اور اظہار احکام الٰہی اور تبلائی

صراط مستقیم

جب ہم لوگ محض تہذیب عام اور رفاہ عوام کی کلام الٰہی یعنے انجیل کی زمانہ حال میں منادی کرتے ہیں تو اکثر مسلمان اعتراض کئی طرح کے کیا کرتے ہیں بلکہ معترض ہوتے ہیں کہ یہہ انجیل مروجہ اصلی نہیں ہے بلکہ نصاریٰ کے ہاتھ سے بدل گئی ہے اور اس تبدیل و تحریف کے ثبوت میں کئی ایک دلائل بیان کرتے ہیں۔ دلیل اول یہہ ہے کہ انجیل ہذا کے مضامین قرآن کے برخلاف ہیں دوم یہہ کہ اسمیں چند تعلیمات منجملہ دلائل کے مثل مسئلہ تثلیث و کفارہ اور ابنیت مسیح وغیرہ کے خلاف عقل پائی جاتی ہے سوم یہہ کہ اصلی انجیل جو مسیح پر نازل ہوئی تھی وہ یہہ انجیل مروجہ نہیں ہے بلکہ یہہ انجیل حواریوں کے نام سے منسوب ہے نہ مسیح کے نام سے چہارم یہہ کہ حواریوں کیطرف سے جعلی تصنیفات زمانہ قدیم میں منسوب کی گئی تھیں اور شاید کہ یہہ انجیل اُنہیں جعلوں میں شامل ہو جواب اعتراض اول کہ مضمون انجیل ہذا خلاف قرآن ہے ہم کہتے ہیں کہ انجیل ہذا کا بطلان اس سے ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ بطلان قرآن کا وقوع میں آتا ہے جواب اعتراض دوم کہ محمدی کہتے ہیں کہ انجیل ہذا کی تعلیمات خلاف عقل ہیں

سوم ہم بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ انجیل میں بعضے بعضے ایسے مسائل دقیق اور ادراک و تعقل سے باہر ہیں اور وہ ایسی رمزیں اور اشارتیں ہیں کہ ہماری سمجھ میں نہیں آسکتی ہیں جیسے وحدانیت الٰہی میں تثلیث کا شامل ہونا اور نہ یہہ کہ خدا کیونکر مجسم ہو سکتا ہے اور نہ یہہ کہ مسیح گنہگاروں کے لئے کیونکر کفارہ ہو سکتا ہے چونکہ ہم کس طرح خداوند کی ذات و صفت اور وحدانیت ربوبیت سے بالکل اطلاع نہیں رکھتے لیکن چونکہ دراصل خدا روح ہے اور روح کا مجسم ہونا بعید از عقل نہیں اور کفارہ کے معنے ایک کا دوسرے پر عوض ہونا مقرر ہے اور نظایر کفارہ خلقت میں بکثرت پائی جاتی ہیں مثلاً ایک شخص کا گناہ کرنا اور دوسرے کا اُسکے عوض میں دکھ اٹھانا تم اُسکو ہرگز خلاف عقل تصور نہیں کرسکتے جواب اعتراض سوم کہ اصلی انجیل مسیح پر نازل ہوئی تھی نہ حوارین پر اور یہہ انجیل کہ جسکی اشاعت ہو رہی ہے انجیل حوارین کی ہے نہ انجیل مسیح ہم کہتے ہیں کہ حقیقت میں مسیح پر کوئی انجیل نازل نہیں ہوئی تھی بلکہ اصلی انجیل یہی ہے اور اسکی ثبوت سند متصل سے حوارین تک پہنچتی ہے اور اُس خیالی انجیل کو جو کہتے ہیں کہ مسیح پر نازل ہوئی تھی کہیں ہمکو پتہ نہیں ملتا پس معترض کو لازم ہے کہ ثبوت اُس انجیل کا جو مسیح پر نازل ہوئی تھی پیش کرے جواب اعتراض چہارم کہ ہم خود ہی بیان کرتے ہیں کہ حوارین کیطرف بہت سی جعلی تصنیفات زمانہ قدیم میں منسوب کی گئی تھیں اور شاید کہ یہہ انجیل انہیں جعلوں میں شامل ہو اب ہم ظاہر کرتے ہیں کہ جعل مذکورہ کے علامات کے اظہار سے فرق صراحتاً معلوم ہو سکتا ہے کہ جعل میں اور کلام ربانی یعنے انجیل میں کتنا تفاوت ہے اور جواب تین اعتراضوں کا بطور اختصار بیان کیا ہے اب جواب اعتراض چہارم تفصیل سے پیش کرتے ہیں اول جعلی تصنیفوں کا حال سن لیجئے انگریزی میں انکو اپاکرفا کہتے ہیں اور دراصل یہہ یونانی لفظ ہے اور معنے اسکے پوشیدہ کے ہیں اور واسطے اُن کتابوں کے حق میں کہا جاتا ہے کہ

بوقت تصنیف ہونے اصلی کتابوں کے یہہ صفحہ مشہور پر نہیں آئی بلکہ بعد زمانہ حوارین کے دوسری صدی میں کئی تصنیفات جاری ہوئیں اور بعض اُن میں سے بطرف حوارین منسوب ہوئیں اور اُن کے اور مسیح کے احوال پر مشتمل تھیں پر اُن کے مصنفوں کی کوئی خبر نہیں ہے مگر بعض عیسائیوں کے ایجاد تھیں اور بعضے بدعتیوں کے اور عیسائیوں نے درباب تعریف مسیح اور حوارین کی یہہ کتابیں لکھیں اور بدعتیوں نے اپنے عقاید کی تائید میں اور واضح ہو کہ دوسری صدی کی تین جعلی کتابیں تاحال موجود ہیں چنانچہ نام اُن کے یہہ ہیں انجیل تھوما کی (Engil e Thoma) اور اعمال پولوس اور تکلا کے (Aumal i Paulus o Takla) مکاشفات پطرس (Mukashafat i Patras) اور شاید انجیل نیقودیموس کی (Injil i Beudamus) بھی اسی صدی کی اکثر تالیف میں شامل ہو اور بس اُن کے احوال کے ملاحظہ سے گمان غالب ہوتا ہے کہ یہہ چاروں عیسائیوں کے ایجاد ہیں کیونکہ انہیں کوئی بدعت داخل نہیں ہے ماسوائے ان کے اور چند رسالوں کے نام اور ذکر موجود ہیں پر وہ کتابیں گم ہو گئی ہیں چنانچہ ان کے نام قلمبند کئے جاتے ہیں انجیل عبرانیوں کی (Injil Ibranianki) انجیل پطرس (Injil Patras) اور اُس کا نام وعظ پطرس (Waz Patras) بھی تھا انجیل مصریوں کی (Injil Misrianki) اور قابل الذکر تو صرف یہی ہیں کیونکہ ایک دو عیسائی مصنفوں نے اپنی تفسیروں میں اُن کے اقتباس کئے ہیں گو کسی نے اُنکو الہامی نہیں خیال کیا اور علاوہ ازیں دو ایک اور کے نام یہہ ہیں جو بدعتیوں کے سوا کسی کے استعمال میں نہیں آئی چنانچہ انجیل حق (Injil i Haqq) انجیل والن طینیان (Injil Valintinian) انجیل مارکیون (Injil Markion) روایات متھیاس (Riwayat Mathias) مشاہدات قرنتھوس (Mushahidat i Qerinthus) اب واضح ہو کہ ان چند جعلوں میں سے کوئی بھی انجیل مروجہ کے ہم پلہ نہیں ہے اور جو کوئی انکے حال سے واقف ہو وہ کبھی انکو معتبر نہیں سمجھ سکتا باقی آیندہ

بقیہ سیر مقدس

یعنے سفرنامہ ملک کنعان

اس شہر کی اصل آبادی پندرہ سولہ ہزار آدمی کی ہے لیکن نئی آبادی ملاکے تیس ہزار آدمی سے کم نہیں شہر کی عمارت سنگین ہے جیسا پہاڑی شہروں کی ہوتی ہے گلی کوچے تنگ اور ناہموار بازار کئی جگہ چھتے ہوئے ہیں۔ تمام پرانی عمارتوں کی چھتیں محراب دار پختہ ہیں۔ پر نئی آبادی میں بعض مکان چوبی چھت سے بنے ہیں۔ اس زمین میں بڑا درخت بہت ہی کم دیکھنے میں آیا ہے۔ اسیواسطے چھتیں پتھر سے محراب دار بنی ہیں۔ انگور اس کثرت سے ہوتا ہے جیسے ہمارے ملک میں کپاس کے کھیت۔ اور انجیر اور زیتون بھی بکثرت ہیں۔ کھجور انار بیر وغیرہ بہت کم ہیں یہہ قدیمی شہر شہر پناہ سے محصور ہے۔ اور اُسکے پانچ دروازہ ہیں۔ پہلا دروازہ یافا کا کہلاتا ہے کیونکہ اسی دروازہ سے یافا کو سڑک جاتی ہے۔ اس دروازہ کے باہر نئی آبادی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور یہیں عیسائی اور یہودی بھی دوسرے ملکوں سے آکے بڑے بڑے احاطے بناتے ہیں۔ چند ایک سرا اور عمدہ گرجے بھی بنائے ہیں۔ اور دس پندرہ دکان دروازہ کے باہر نئی بنائی گئی ہیں جن میں مسافروں کے لئے روٹی چاول اور کافی تیار رہتی ہے ایک دکان میں دین عیسوی کی کتابیں جو مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے چھاپی گئیں فروخت ہوتی ہیں۔ ان کے بیچنے والے کا نام منشی الیاس ہے۔ گو کہ یہہ شخص کچھ عہدہ دار [illegible]

میں رہ گیا ہے پر اور دو چند ہی الفاظ بے محاورہ بول جاتا ہے جب میں نے پوچھا کہ بیت اللحم کتنی دور ہے تو جواب دیا تمہارا حضرت تین گھنٹہ میں جائیگا - اور جب میں نے پوچھا کہ بحر مردار کتنی دور ہے تو جواب دیا ادھر تمہارا حضرت نہیں جاتا یعنے تم نہیں جاسکتے اسی دروازہ کے آگے مٹی کے برتن - سبزی ترکاری اور نارنگی وغیرہ بکتی ہیں - اسی دروازہ کے باہر کچھ فاصلہ پر خندق یا وہ کا تالاب ہے جسکے پاس محمدیوں کا قبرستان ہے - شام کے وقت بہت عورتیں آدمی لڑکی لڑکے عیسائی محمدی اور یہودی جمع ہو جاتے ہیں اور ایک چھوٹا خوبصورت میلہ سا لگ جاتا ہے جہاں چھابڑی والے کچھ چیزیں بیچنے کو لے آتے ہیں - یہاں دستور ہے کہ اسیطرح لوگ شام کو شہر سے باہر سیر کیا کرتے ہیں - برسات کے موسم میں یہہ زیادہ ہوتا ہے - اور مارچ مہینا جس وقت ہم لوگ وہاں تھے بارش کا مہینا تھا جس سے خوب سرد ہوا کے ساتھ چھوٹی ہلکی بارش ہوتی تھی جیسا جاڑے کی برسات ہوتی ہے سڑکوں میں کیچ تو ہو جاتا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد رستے صاف ہو جاتے ہیں - اس دروازہ کے ساتھ ہی ایک برج بنا ہے جسکو برج ہیرودیس کہتے ہیں یہہ ایک چھوٹا سا قلعہ ہے جسکے گرد ایک گہری خندق بنی ہے پر اس میں کچھ پانی نہیں - قلعہ کا دروازہ شہر کے اندر ہے جہاں ہر وقت سپاہی پہرہ پر کھڑا رہتا ہے - اور اندر جانے کی اجازت نہیں +

چونکہ یہہ قلعہ شہر کے کنارے پر ہے شہر پناہ کے باہر کو آٹھ دس چھوٹی توپیں زنگ لگی ہو چوں میں رکھی ہیں جو برسوں سے بیکار ہیں - اسکے دوسرے دروازہ کا نام دمشقی دروازہ ہے کیونکہ اِدھر سے دمشق کو سڑک گئی ہے اگرچہ نئی آبادی کی عمارتیں اس دروازے تک بھی پہونچی ہیں پر آدمیوں کی بہت رونق نہیں ہے - اسکے باہر زمین اونچی ہے - اور شہر کے اندر کو نیچی ہے - تیسرا دروازہ کوہ زیتون کے سامنے ہے جو استفان کا دروازہ کہلاتا ہے کیونکہ استفان خداوند کا برگزیدہ بندہ اسی دروازہ کے باہر دو راہ کے بیچ ٹھہرا رکھا گیا تھا اسی دروازہ کے اندر کو ہیکل کے احاطہ کی دیوار کے ساتھ لگا ہوا بیت حسدا نامی ایک حوض ہے جسکا ذکر یوحنا کی انجیل کے ۵ باب میں لکھا ہے اُسکے اُسارے تو رت سے گر گئے اور اب حوض بھی اردگرد کی مٹی گرنے سے بھرتا جاتا ہے اس دروازے سے لیکے شہر کی شہر پناہ کے عوض ہیکل کے احاطہ کی دیوار ہے جو خوب مضبوط پتھروں سے بنی ہے - اس میں کہیں کہیں عمارت پرانی اور اکثر نئی معلوم ہوتی ہے ہیکل کے احاطہ کی دیوار تمام ہونے پر ایک اور دروازہ ملتا ہے جسکا پرانا نام کہاد کا دروازہ ہے کیونکہ کہتے ہیں اسی دروازہ سے شہر کا کوڑا باہر پھینکا جاتا تھا - چوتھا دروازہ ٹھیک صیہون کی گڑھی کے مقابل ہے جو مکانات اس گڑھی پر بنے ہیں ان میں اور شہر کی شہر پناہ میں فقط ایک گلی کا فاصلہ ہے جس کی چوڑائی سات آٹھ ہاتھ ہوگی - انہیں عمارتوں میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کا مقبرہ بنا ہے یہہ مقبرے محمدیوں کے ہاتھ میں ہیں حضرت داؤد کے مقبرے میں کسی عیسائی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے پر اسلئے کہ مجھکو یہہ حال معلوم نہ تھا - اور میری پوشاک سے عام لوگ مجھکو محمدی خیال کرتے تھے سو جب میں یہہ مقبرہ دیکھنے کو گیا مجاوروں نے بخشش کے لالچ سے مجھکو سب کچھ اچھی طرح دکھلایا - یہہ ایک کشادہ کمرہ ہے جسکی شمالی دیوار کے ساتھ گز بھر اونچی قبر بنی ہے - اور اسکے اوپر سرخ چادر ڈالی ہوئی تھی تھوڑی سی جگہہ ننگی تھی جس سے پتھر کی عمارت دکھائی دیتی تھی - پانچ چھ موم کی بتیاں روشن تھیں جنکی بابت اُنہوں نے کہا کہ یہہ دن رات جلتی رہتی ہیں - یہہ کمرہ بوٹی دار سرخ کپڑوں سے جو دیکھنے میں ریشمی یا اونی تھے چھت اور دیواریں سجائی ہوئی تھیں - اور نیچے قالین کا فرش تھا جب میں دوسرے وقت کئی ایک صاحب لوگوں کے ساتھ جن میں پادری کلارک صاحب بھی تھے اس بالاخانہ کو دیکھنے گیا جس میں لوگ کہتے ہیں کہ حواریوں پر آسمان سے روح القدس نازل ہوئی تھی اسکا ذکر رسولوں کے اعمال کی کتاب کے دوسرے باب میں آیا ہے - اس کمرہ کے سایہ میں ایک گز نیچے پر چھوٹے سے کمرہ میں حضرت سلیمان کی قبر بنی ہے - اسکی کچھ قدر بعضوں کی نہیں اور نہ کوئی بتی جلتی ہے - پادری کلارک صاحب نے اسوقت فرمایا کہ یہاں کہیں حضرت داؤد کا مقبرہ ہے جس میں عیسائیوں کو نہیں جانے دیتے - اسوقت میں نے کہا کہ میں نے اُس مقبرہ کو دیکھا ہے - جب صاحب نے سب حال مجھ سے اُس مقبرہ کا سُن لیا تو فرمایا کہ تم ایک عیسائی آدمی ہو جس نے بڑی مدت کے پیچھے اس مقبرہ کو دیکھا بعد اسکے جب دوسرے وقت ہم لوگ ہیکل کا احاطہ دیکھنے کو جاتے تھے بہت سے صاحب لوگ جمع ہو گئے جن میں بعض میم بھی تھے جو ہمکو رستہ میں جب یافا سے آتے تھے ملے تھے - میم صاحبان گدھوں پر سوار تھیں اور بعض صاحب بھی - باقی پیدل چلتے تھے یافا کے دروازے سے شہر میں داخل ہوئے - اور بازاروں میں سے ہوتے ہوئے ہیکل کے احاطہ میں جا داخل ہوئے - اگرچہ محمدی یورپین لوگوں سے بہت نفرت کرتے معلوم ہوتے تھے تو بھی بخشش کے لالچ سے بہت ادب کے ساتھ رہنمائی کے لئے آحاضر ہوئے +

پہلے وہ ہمکو حضرت عمر کی مسجد میں لے گئے مسجد میں داخل ہونے سے پیشتر صاحب لوگوں کو اپنی جوتیاں بدلنی پڑیں - بوٹ کے عوض کھال کی نرم جوتیاں جنکو میم صاحبان نے اپنی اصل جوتیوں کے اوپر پہن لیا - بعض نے اپنی جوتی اُتار کر کھال کی پہنی کیونکہ ایک جوڑا جوتی کے واسطے آٹھ آنہ کرایہ مقرر تھا - یہہ مسجد ہشت پہل ہے اور اُسکے اندر ایک قدرتی چٹان ہے - کہتے ہیں یہہ وہی چٹان ہے جسکے اوپر مذبح بنا تھا - اور اسی جگہہ حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے اسحاق کو قربانی کرنا چاہا تھا - اس چٹان کو تخت عرش اللہ کہتے ہیں اسکے گرد لوہے کا جنگلا لگا ہے - اور یہہ چٹان مسجد کی زمین سے ایک گز اونچی ہوگی - پتھر کا رنگ بادامی ہے - اُسکے اوپر ایک گنبد بنا ہے جو مسجد کی چھت سے چار پانچ گز اونچا ہے - اسمیں فقط ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا - اگرچہ نماز پڑھنے کا وقت بھی ہم لوگ وہاں حاضر تھے ایک بڑا بھاری قرآن قلمی لکھا ہوا

رکھا تھا جسکو دو آدمی مشکل سے اُٹھا سکیں۔ یہہ چٹان جسکا ذکر ہوا نیچے سے پولا ہی۔ چار پانچ چھوٹی سیڑیاں اُترکے نیچے گئے چھوٹا صاف کمرہ تھا اُسکے نیچے زمین خالی تھی۔ جب زمین پیر مارتے تو خالی ہونیکی آواز آتی ہے ۔ باقی آیندہ

اخبارات مُلکی و ولایتی

چین۔ اخبارات چین سے معلوم ہوا کہ آجکل فوج ڈچ نے بالکل اپنے غنیم کو زیر کر دیا ہی۔ جب اسپین کی فوج یہاں آئی تو وہ لڑتے ہی لڑتے پس ہو گئی تھی مگر ڈچ کی فوج نے بہت عمدہ کارروائیاں کیں اور سب کو زیر کر دیا۔ مگر چین کے لوگ بھی اپنی شرارت سے اب بھی باز نہیں آتے ہیں جب کبھی اُنکو موقع ملتا ہی وہ برابر حملہ کرتے ہیں +

ہیضہ یہاں کبھی کبھی آجاتا ہی مگر یقین ہی کہ تھوڑے سے عرصہ میں یہہ وبا جاتی رہی۔ کیونکہ صفائی بہت ہوتی ہی +

تین چار برس سے متواتر یہہ جنگ ہو رہی ہی اس جنگ میں کچھ کیفیت نہیں ہی کیونکہ تعصب سے ہوا کرتی ہی گو یہاں کے مسلمان جانتے ہیں کہ اب ہم کبھی غالب نہ ہونگے۔ مگر اس مذہبی تعصب سے جنگ کیا کرتے ہیں ڈچ والے بھی یہاں خوب آئے اگر اور ملک کا کوئی رئیس ہوتا تو گھبرا کر اب تک کب کا چلا جاتا مگر یہہ لوگ ایسے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے ہیں کہ بغیر زیر کئے ہرگز یہاں سے نجاوینگے سب زیر لیا ہی مگر کچھ باقی ہی حال میں انکی ڈاک جاتی تھی اُس ڈاک کو چین کے مسلمانوں نے بالکل لوٹ لیا اور نوکروں کو تو مار ڈالا یقین ہی کہ اب اسکے واسطے جنگ ہو

انگلستان۔ جبکہ اخیر ڈاک انگلستان سے روانہ ہونے والی تھی تو کسیقدر نواب سر سالار جنگ اچھے ہو چکے تھے صدہا وکلا اور بیرسٹروں کے پاس سے اُنکے پاس درخواستیں آچکی ہیں کہ صوبہ برار کے معاملہ کو چھیڑنا چاہئے اور وکیلوں کو مقرر کرنا چاہئے ایک درخواست اُس شخص کی ہی جو مشہور و معروف ہی اُسنے لکھا ہی کہ میں پارلیمنٹ میں مقدمہ پیش کرونگا اور کل کارروائیاں کرونگا مگر نواب سر سالار جنگ نے ابھی کسیکو جواب نہیں دیا +

حکم۔ گورنمنٹ ہند نے یہہ حکم جاری فرمایا ہی کہ جب کبھی کسی ہندوستانی سردار کی لاش یا ہشتم کو لوگ کسی جنگی چھاونی کے راستہ سے لیجاویں تو جسقدر توپیں اُسکی سلامی کیواسطے اُسکے زمانہ حیات میں چھوڑی جاتی تھیں اُسیقدر توپیں حکام چھاونی کے حکم کے بموجب اُسوقت چھوڑی جائیں +

ڈاک کا رک جانا۔ صاحب اخبار پبلک او پنین لکھتے ہیں کہ صاحب ٹریفک منیجر کی ایک تحریر سے ہمکو معلوم ہوا کہ ۱۳ تاریخ کو بارش کی شدت سے جنڈیالہ اور بیاس کے مابین ریلوے کی آمد و رفت بند ہو گئی ہی اور اب میل ٹرین (دہلی کی میل ٹرین) بیاس پر روک لیگئی ہی۔ اور ایک خاص ٹرین لاہور سے ڈاک اور مسافر وں کے لے کو گئی ہی اگر ممکن ہو تو جہاں ریل نہیں جاسکتی ہی وہاں ٹرالیاں چلائی جائینگی +

وائنا۔ ۱۰ جولائی کو شہنشاہ روس اور شہنشاہ اسٹریا کی ملاقات رچ سٹینڈ برشنبہ گذشتہ کو ہوئی فریقین نے اظہار محبت میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا کونٹ انڈرلسے اور پرنس گارچکاف موجود تھے +

سریا کی حد پر سخت لڑائی ہو رہی ہی جو حال معلوم ہی اُس سے صرف اسیقدر پایا جاتا ہی کہ لڑائی ہو رہی ہی لیکن یہہ ظاہر ہی کہ سرویا والے ترقی نہیں کرتے۔ اور اُنکا بہت بڑا نقصان ہوا +

نااتفاقی امریکہ و انگلستان۔ انگلستان و امریکہ کے فیمابین نااتفاقی بڑھتی جاتی ہی وجہ اسکی یہہ ہی کہ جو مجرم امریکہ کا انگلستان میں آگیا تھا اُسکو انگلستان نے امریکہ کو نہیں دیا۔ اب امریکہ والوں نے کیا کیا کہ جو قیدی فنین چلائے گورنمنٹ انگلستان کے تھے۔ اُنکو اپنے جہاز و نیز سوار کرا کر امریکہ میں پہونچا دیا۔ اسوجہ سے انگلستان جکڑ میں پڑا ہوا ہی۔ دیکھئے اسکا کیا فیصلہ ہوتا ہی کیونکہ انگلستان امریکہ سے ان قیدیوں کو طلب نہ کرسکیگا اسلئے انگلستان نے امریکہ کا مجرم امریکہ کے حوالہ نہیں کیا۔ جب انگلستان نے اس امر کی خبر پائی تھی تو ایک جہاز روانہ بھی کیا تھا مگر چونکہ یہہ جہاز جنگی نہ تھا اسواسطے اس سے کیا ہوسکتا۔ مجبور ہو کر واپس آیا۔ پس ایسی بڑی دو سلطنتوں میں نفاق کا ہونا اچھا نہیں ہی +

بارش اضلاع پنجاب۔ اس ہفتہ میں جو ۱۳ جولائی ۱۸۸۰ء کو ختم ہوا اضلاع پنجاب میں بارش حسب ذیل ہوئی +

نام ضلع	بارش	نام ضلع	بارش
دہلی	۱-۱ انچ	ملتان	ندارد
حصار	۳ ½ انچ	ڈیرہ اسمعیل خان	ندارد
انبالہ	۳ ¾ انچ	راولپنڈی	۱ ½ انچ
جالندھر	۲ ½ انچ	پشاور	ندارد بارش
لاہور	۰ ½ انچ	کی بڑی ضرورت ہے ٹھیک نہیں	

کابل۔ کوہ نور میں لکھا ہی کہ ۱۲ رجب کو نور کے لوگ سردار والی محمد خان حاکم کورم کے ظلم سے سخت ناراض ہوا اور اُنہوں نے پانچ سو معتبر دار اپنی فریاد رسی کے واسطے امیر صاحب کابل کے پاس بھیجے۔ امیر صاحب بڑے خفا ہوئے اور سردار موصوف کو بلایا۔ چنانچہ سردار موصوف کابل کو روانہ ہو گیا۔ سردار علی محمد خان خلف ولی محمد خان کورم میں رہیگا۔ وہ کہتا ہی کہ نور کی لوگوں نے میرے باپ کے جانے کے بعد مفسدہ برپا کر دیا ہی اور پانچ چھہ خون روز کرتے ہیں +

افواہ ہی کہ امیر صاحب نے سردار موصوف کو برخاست کر دیا۔ معلوم ہوتا ہی کہ امیر صاحب کے دس ہزار روپیہ اس پر واجب الادا ہیں

کوہاٹ سے خبر آئی کہ افریدی لوگوں نے سرکار انگریزی کے دیہہ شنخوں پر حملہ کیا اور ساٹھ یا ستر مویشی لیگئے +

پشاور سے بھی سُنا جاتا ہے کہ یہہ لوگ کمی اور غیر اقبیوں میں شامل ہوئے ہیں اور وہ کسیطرح خان بہادر غیرول خان خٹک کے نیک مشورہ کو نہیں مانتے +

عام کتب خانہ - ہمنے سُنا ہے کہ بڑودہ میں عنقریب ایک لائبریری یعنے عام کتب خانہ بنایا جاویگا - جسکے اخراجات کے لئے ایک لاکھ روپیہ حکام بڑودہ دینگے +

ظلم - خبر ہے کہ روسی گورنمنٹ نے حال میں تین ہزار باشندگان دریائے ارل کو اس جرم میں گرفتار کیا ہے کہ اُنہوں نے ملازمت فوج سے انکار کیوں کیا ہے اسلئے بموجب قانون روسی باشندگان دریائے مذکور پابجولان ترکستان کو بھیجے گئے +

سونیکی کان - فرنڈ آف انڈیا کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جانسن صاحب جو منجانب راجہ صاحب بہادر والی جموں و کشمیر یجنٹ کمشنر مقرر ہوکر لداخ کو گئے ہوئے ہیں اور جابجا دورہ کرتے پھرتے ہیں اُنہیں ایک سونے کی کان معلوم ہوئی ہے

امیر کاشغر کی روس اور چین سے لڑائی

صاحب اخبار خیر خواہ ہندوستان لکھتے ہیں کہ سُنا جاتا ہے کہ چین کی اُس فوج میں جو شرقی ترکستان میں واسطے جنگ کے بھیجی گئی ہے غدر ہو گیا ہے - اور امیر یعقوب بیگ والی کاشغر جنگ کے واسطے بڑی بڑی طیاریاں کر رہے ہیں اور تحریرات اخبارات چین سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ امیر کاشغر کا یہہ ارادہ ہے کہ اپنی فوج کو لیکر آگے بڑھیں اور جو دیوار چین کی مشہور ہے وہاں جاکر جنگ کریں - مگر نہیں معلوم کہ روس اس عرصہ میں کیا کارروائی کر رہا ہے - اگر روس کو منظور ہے کہ کاشغر میں آجاوے تو اُسکی کارروائی میں کچھ شبہہ نہیں ہے کیونکہ ایک زمانہ میں معلوم ہوا تھا کہ روس سامان چینیوں کو دینگے اور کاشغر سے جنگ کرائینگے - مگر دیکھئے کہ کیسی چالاکی کی بات ہے کہ اس درمیان میں روسیوں نے اپنے ایلچی بھی یعقوب بیگ کے پاس بھیجا ہے جو چلا آتا ہے - سچ تو یہہ ہے کہ یعقوب بیگ کی حالت نہایت ہی نازک ہے چینیوں نے اسپر اسطرح سے فوج کشی کی ہے جیسے کہ باغیوں پر کوئی فوج کشی کرتا ہے - امیر کاشغر کی عملداری ایک عجیب جھگڑے میں ہے اُدھر روسیوں نے اسپر دانت لگا رکھا ہے اُدھر چینی حملہ کرنے والے ہیں +

جہلم - گرمی کی بڑی شدت ہے آلہ مقیاس الموسم ۱۱۳ درجہ پر پہونچ گیا ہے +

دیوان گنپت رائے صاحب تحصیلدار صفائی کیطرف نہایت متوجہ ہیں صبح سے دس بجے تک برابر روزانہ گلیوں بازاروں میں وغیرہ کا ملاحظہ کرتے پھرتے ہیں - بازاروں میں جھڑکاؤ بھی جو بہت عرصہ سے موقوف ہوگیا تھا اب اُنکی توجہ سے پھر ہونے لگا ہے جس کی وجہ سے اب بیماریوں کا امن و امان ہے +

لاہور - ہمارے کارسپانڈنٹ لکھتے ہیں کہ ایک ہفتہ سے برابر جھڑی لگی ہوئی ہے - روز روز خوب مینہ برستا ہے - خدا خیر ہی کرے - ابھی تو برسات کا آغاز ہی ہے - اور قریب ۱۰ دس مکان پختہ گر گئے ہیں - تو یا دس آدمیونکی جانیں بھی تلف ہوئیں اگر انجام موسم برسات تک مینہ کا ایسا ہی زور و شور رہا - اور عمارات بھی اس حساب سے گرتی گئیں - تو بہتوں کے لئے بلاء رحمت الٰہی سیلاب راہ عدم ہوگی - سچ ہے - لطف حق با تو مواسا ہا کند + چونکہ از حد بگذرد رسوا کند +

شہنشاہ روس سخت بیمار ہیں اور مقام جگنہم کو تبدیل ہوا کیواسطے جاتے ہیں +

انڈین مرر اس خبر کو غلط بتاتا ہے کہ پرنس آف ویلز نے مہاراجہ کشمیر کو ایک عمدہ گھوڑا دیا ہے +

آفریدیوں اور ہمارے گورنمنٹ میں جنگ ہوتی نظر آتی ہے - جب ڈپٹی کمشنر پشاور نے افریدیوں کے ایک سرغنہ کو کہا سرکار تمپر فوج کشی کریگی تو اُس نے بہت بیباکانہ کہا کہ افریدی بھی انگلستان کی طاقت کا امتحان کرنا چاہتے ہیں - افریدیوں سے صلح رکھنے میں روپیہ کارگر نہیں ہوسکا +

پیرس کا ایک اخبار ناقل ہے کہ سلطان متوفی کی ذاتی خواہشوں کے پورا کرنے والے پانچ اور چھ ہزار کے درمیان آدمی تھے اُنکی اپنی سواری کے چھ سو پچیس گھوڑے تھے اور نو سو پینتیس داروغہ و سائیس تھے - حرم میں ۱۵۰۰ پندرہ سو عورتیں تھی جسکی صرف مٹھائی کا خرچ ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھا - قصابوں اور نان بایوں کی سالانہ بل کی رقم پچاس لاکھ تھی - ۲۲۰ ڈاکٹر اور عطار تھے جنکی سالانہ تنخواہ اڑھائی لاکھ روپیہ تھا - سلطان کے خاص مطربے تین سو تھے - القصہ جو ذاتی کارخانہ سلطان روم نے رکھا ہوا تھا اگر پیرس میں رکھا جاوے تو بارہ کروڑ روپیہ سے دو کیفیے میں کچھ کم خرچ نہو +

بمبئی - اُس منتخب کمیٹی کی رپورٹ جو چاندی کی قیمت کی کم ہو جانیکی بابت غور کرنے کو منعقد ہوئی تھی پیش ہوئی + اُس نے اسکی وجہ یہہ معلوم کی ہے کہ امریکہ میں چاندی کی بہت سی کانیں دریافت ہو گئی ہیں اور جرمنی میں کاغذ زر کا بہت تبادلہ ہوتا ہے اور ہندوستان میں سوداگری کی تذبذب حالت ہے کمیٹی اس کے انسداد کیواسطے کوئی تجویز نہیں نکال سکی + برک صاحب نے کہا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ دوسری ڈاک میں گر اس وزیر سے ضرور رپورٹ آئیگی - گورنر شاگھمی میں ویڈ سے ملا +

شملہ - مسٹر جے - ایس کیمبل صاحب جج چیف کورٹ پنجاب لاہور کی بجائے مسٹر ڈی نٹر پیٹرک صاحب مقرر ہوئے +

لنڈن - بیلنا پر جو دریائے ڈنیاؤلیو کے اتصال پر واقع ہے سخت لڑائی ہوئی ابھی تک نتیجہ معلوم نہیں ہوا - مانٹنگرہ والے یہہ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے قلعہ میڈنپر قبضہ کر لیا +

پرانا وید - نجم الہند سر ولیم میور صاحب وزیر خزانہ ہند کو جو علم اور فضیلت میں مشہور ہیں کشمیر سے ایک بہت پرانا وید ملا ہے - وہ بھوج پتر پر لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے - اُنہوں نے اسکو امتحان کے واسطے ملک جرمن کو بھیجا ہے جہاں کے لوگ

ویدوں کے محقق عالم مشہور ہیں۔ وہ معلوم کرینگے کہ کتنے برس کا لکھا ہوا ہے۔ ولیم میور صاحب انگریزی عالموں میں مشہور عالم ہیں انکو اس قسم کی باتوں میں بڑی تحقیق کا شوق ہے +

لودیانہ

اس ہفتہ میں بھی کسی دن کھل کر بارش نہیں ہوئی البتہ بعض بعض دیہات سے خبریں آئیں کہ گرد نواح میں اچھی بارش ہے + ضلع جالندھر سے ایکشخص غلہ خریدنیکو آیا تھا خرید کر جب موضع نور والے میں جو یہاں سے دو ڈھائی کوس کے فاصلہ پر ہے پہونچا تو یک لخت بیہوش ہو گیا پولیس کی معرفت یہاں آیا اور آتے ہی مر گیا اشتباہ اُسکا پیٹ چاک کیا گیا مگر کچھہ معلوم نہ ہوا دبا دیا گیا + آج چار روز ہوئے ہیں کہ ایک لڑکا قوم سود کا جسکی عمر ۱۳-۱۴ برس کی ہوگی اور مشن اسکول میں تعلیم پاتا تھا اُسنے ہیضہ کیا اور فوراً مر گیا محلہ مالگنج کے لوگوں کو ہیضہ کی آمد کا بڑا خوف غالب ہے چنانچہ بعض وہمی لوگوں نے اپنے دروازوں پر نیم کے پتے بطور سہرے کے لٹکا دئے ہیں + پرسوں رات متصل میگ سنگھ کی کوٹھی کے ایک برہمن کے یہاں چوروں نے نقب لگایا اور بہت سا نقد و پارچہ وغیرہ لیگئے پولیس تحقیقات میں مصروف ہے + ہم نے گذشتہ میں جو ہفتے سبزی فروشوں کے بارے میں لکھا تھا کہ باسی ترکاری بیچتے ہیں سنا ہے کہ توجہ ممبران کمیٹی چند ایک کا چالان ہوا جسپر شہزادہ نادر صاحب آنریری مجسٹریٹ نے بعد ثبوت جرم کے جرمانہ کیا اُمید ہے کہ باسی ترکاری نہ رکھیں گے۔ گورنمنٹ اسکول جو عرصہ سے بخش اللہ خان کی حویلی میں جاری تھا اب ہمارے متصل موتی لعل صاحب کی کوٹھی میں چلا آیا ہے جبتک کہ سرکاری اسکول کی عمارت طیار نہ ہوگی کوٹھی مذکور میں جاری رہیگا + اسپر بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ سرکاری عمارت اسکول کی کس صدی میں طیار ہوگی +

اشتہار

از طرف کمیٹی خزنۃ البضاعۃ لتاسیس مدرسۃ العلوم للمسلمین +

دفعہ ۱ کمیٹی مذکورہ بالا مدرسۃ العلوم مسلمان واقع علیگڈہ کے طالب علموں کو سنہ [illegible] میں تیس اسکالرشپیں اُن علوم کے امتحان کے نتیجہ پر جو ذیل میں مندرج ہیں ایک برس کے لئے حسب تفصیل ذیل عطا کریگی +

علم ادب زبان انگریزی

طالبعلمان جنکو اسکالرشپ ملیگی	تعداد اسکالرشپ	مقدار ماہواری
اُن طالبعلموں کو جو امتحان پاس کر کر اول جماعت میں داخل ہوں	۱	عے
	۲	عے
	۳	للعے
	۴	للعے
	۵	للعے
اُن طالبعلموں کو جو امتحان پاس کر کر دوسری جماعت میں داخل ہوں	۱	للعے
	۲	معہ
	۳	حمہ
اُن طالبعلموں کو جو امتحان پاس کر کر تیسری جماعت میں داخل ہوں	۱	حمہ
	۲	للعہ
	۳	للعہ

علم ریاضی

انگریزی زبان میں امتحان دیا ہو خواہ اُردو زبان میں

طالبعلمان جنکو اسکالرشپ ملیگی	تعداد اسکالرشپ	مقدار ماہواری
اُن طالبعلموں کے لئے جو امتحان پاس کر کر اول جماعت میں داخل ہوں	۱	للعے
	۲	معہ
	۳	سعہ
اُن طالبعلموں کے لئے جو امتحان پاس کر کر دوسری جماعت میں داخل ہوں	۱	معہ
	۲	حمہ

تاریخ و جغرافیہ مدنی و جغرافیہ طبعی انگریزی زبان میں امتحان دیا ہو خواہ اُردو زبان میں +

اُن طالبعلموں کو جو امتحان پاس کر کر اول جماعت میں داخل ہوں	۱	معہ
	۲	ے
اُن طالبعلموں کو جو امتحان پاس کر کر دوسری جماعت میں داخل ہوں	۱	حمہ
	۲	حمہ

علم ادب زبان عربی

اُن طالبعلموں کو جو امتحان پاس کر کر اول جماعت میں داخل ہوں	۱	عے
	۲	حمہ
اُن طالبعلموں کو جو امتحان پاس کر کر دوسری جماعت میں داخل ہوں	۱	للعہ
	۲	للعہ

علم ادب زبان فارسی

اُن طالبعلموں کے لئے جو امتحان پاس کر کر اول جماعت میں داخل ہوں	۱	معہ
	۲	للعہ

دفعہ ۲۔ جو طالب علم کہ بالفعل مدرسہ میں پڑھتے ہیں اور جماعتوں میں داخل ہیں یا جو آئندہ امتحان سے پہلے داخل ہو کر امتحان میں شریک ہوں اُن سب کو ان اسکالرشپوں کے پانیکا استحقاق ہوگا +

دفعہ ۳۔ جو طالبعلم امتحانیں اُن مضامین سے جنکے لئے اسکالرشپیں مقرر ہیں علم ادب و علم ریاضی میں فیصدی ۳۳ اور تاریخ و جغرافیہ میں فیصدی ۲۵ سے کم نمبر پاویگا وہ اسکالرشپ پانیکا مستحق نہوگا +

دفعہ ۴۔ جو قواعد کمیٹی سے طالب علموں کے امتحان کے لئے اور اسکالرشپوں کے لئے بالفعل مقرر ہیں یا آئندہ مقرر ہوں وہ سب قواعد ان اسکالرشپوں سے متعلق ہونگی +

دستخط سید احمد خان بہادر سی ایس آئی

سکرٹری کمیٹی خزنۃ البضاعۃ

مطبع امیریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا